Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۳ شعبان ۱۳۹۵ھ ۱۲ ظہور ۱۳۵۴ ہش ۱۲ اگست ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۸۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے احباب خاص توجہ سے دُعائیں جاری رکھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بمعہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی (حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ) و دیگر ارکانِ قافلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت لندن میں قیام فرما ہیں۔ حضور طبّی معائنہ اور علاج کی غرض سے وہاں تشریف لے گئے ہیں۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور خشوع و خضوع کے ساتھ التزاماً دعائیں فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ حضور کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور حضور بخیریت اس سفر سے واپس تشریف لائیں۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خُدا تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین سے ہی انسان گناہ کی موت سے بچ سکتا ہے

میرے آنے کی غرض یہ ہے کہ دُنیا کو دکھا دوں کہ خُدا ہے اور وہ جزا سزا دیتا ہے

"میرے آنے کی یہی غرض ہے کہ مَیں دُنیا کو دکھا دوں کہ خدا ہے اور وہ جزا و سزا دیتا ہے۔ اور یہ بات کہ محض اِسی یقین ہی سے انسان پاک زندگی بسر کر سکتا ہے اور گناہ کی موت سے بچ سکتا ہے ایسی صاف ہے جس کے لئے ہم کو منطقی دلائل کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ خود انسان کی فطرت اور روزمرّہ کا تجربہ اور مشاہدہ اس کے لئے زبردست گواہ ہیں کہ جب تک یہ یقین کامل نہ ہوگا کہ خدا ہے اور وہ گناہ سے نفرت کرتا ہے اور سزا دیتا ہے۔ کوئی اور حیلہ کسی صورت میں کارگر ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جن اشیاء کی تاثیرات کی عمدگی کا ہم کو علم ہے ہم کیسے دوڑ دوڑ کر ان کی طرف جاتے ہیں اور جن چیزوں کو اپنے وجود کے لئے خطرناک زہر یں سمجھتے ہیں ان سے کیسے بھاگتے ہیں۔ مثال کے طور پر دیکھو اِس جھاڑی میں اگر ہمیں یقین ہو کہ سانپ ہے تو کیا کوئی بھی ہم میں سے ہوگا جو اس میں اپنا ہاتھ ڈالے یا قدم رکھ دے، ہرگز نہیں بلکہ اگر کسی بِل میں سانپ کے ہونے کا معمولی وہم بھی ہو تو اس طرف سے گزرنے میں ہر وقت مضائقہ ہوگا۔ طبیعت خود بخود اس طرف جانے سے رُکے گی۔ ایسا ہی زہروں کی بابت جب ہمیں علم ہوتا ہے مثلاً اسٹرکنیا ہے کہ اس کے کھانے سے آدمی مر جاتا ہے تو کیسے اس سے بچتے اور ڈرتے ہیں۔ ایک محلہ میں طاعون ہو تو اس سے بھاگتے ہیں اور وہاں قدم رکھنا آتشیں تنور میں گرنا سمجھتے ہیں۔ اَب وہ بات کیا ہے جس نے دل میں خوف و ہراس پیدا کیا ہے کہ کسی صورت میں بھی دل اس طرف کا ارادہ نہیں کرتا۔ وہ وہی یقین ہے جو اس کی مُہلک اور مضر تاثیرات پر ہو چکا ہے۔ اِس قسم کی بے شمار نظیریں ہم دے سکتے ہیں اور یہ ہماری زندگی میں روزمرّہ پیش آتی ہیں۔

اب یہ بحثیں کہ گناہ سے بچنے کا یہ ذریعہ ہے یا فلاں حیلہ ہے بالکل بے سُود اور بے مطلب ہیں کیونکہ جب تک الٰہی تجلّیات کے رُعب اور گناہ کی زہر اور اس کے خطرناک نتائج کا پُورا علم نہ ہو ایسا علم جو یقین کامل تک پہنچ گیا ہو، گناہ سے نجات نہیں ہو سکتی۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلد سوم صفحہ ۱۲، ۱۳)

درخواستِ دُعا

میرے ابّا جان ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب آٹھ نو ماہ سے بعارضہ فالج اور ذیابیطس بیمار ہیں۔ گذشتہ پانچ چھ دنوں سے ذیابیطس کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احبابِ کرام اور بزرگانِ سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(ڈاکٹر شاہدہ یعقوب ایم۔بی۔بی۔ایس
۱۴ ایلیس کورس روڈ۔ لاہور)

احمدی بچوں کی نمایاں کامیابیاں

(۱) عزیز فہیم احمد ابن مکرم بشیر احمد صاحب مرحوم متعلم گورنمنٹ کالج لاہور نے لاہور بورڈ کے انٹرمیڈیٹ کے امتحان ۱۹۷۵ء میں پری انجینئرنگ گروپ میں چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیز مذکور محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے ناظر تعلیم کے بھانجے ہیں۔ قبل ازیں میٹرک کے امتحان میں انہوں نے اپنے سکول میں اوّل پوزیشن حاصل کی تھی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے، آمین

(عبداللطیف ستکوہی صدر حلقہ سنت نگر لاہور)

(۲) امسال پنجاب، سرحد، آزاد کشمیر اور بہاولپور ڈویژن کی ۲۷۲ لڑکیوں نے ٹیکنیکل ٹیچرز ٹریننگ کا امتحان پنجاب ٹیکنیکل بورڈ کے زیرِ اہتمام دیا تھا اس میں یہ عاجزہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوم آئی ہے۔

تمام احمدی بھائی بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔ آمین

(امۃ الجلیل بشریٰ بنت قاضی عبدالرشید صاحب۔ ساہیوال)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ ظہور ۱۳۵۴ ہش
۱۲ اگست ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صبر و استقامت کا عدیم المثال عظیم نمونہ

گذشتہ مضمون میں بتایا گیا تھا کہ جن خوش بخت اور سعید الفطرت وجودوں کو حقیقی معنوں میں دولت ایمان حاصل ہو جاتی ہے ان کی مثال اس مضبوط اور مستحکم چٹان کی سی ہوتی ہے جس کے ساتھ مخالفتوں کے طوفان آ آ کر ٹکراتے ہیں مگر انہیں کوئی گزند نہیں پہنچا سکتے۔ وہ قلبی بشاشت اور ہنستے مسکراتے چہروں کے ساتھ انہیں برداشت کرتے ہیں۔ دعاؤں، توکّل علی اللہ اور صبر و رضاء کے ساتھ وہ ان کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اور بالآخر اللہ تعالیٰ کامیابی اور سلامتی کے ساتھ انہیں ان طوفانوں میں سے بچا کر نکال لیتا ہے اور وہ خدا کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کو گنتے اور یاد کرتے ہوئے شاہراہ کامیابی پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ وہ استقامت کے روشن مینار بنکر نہ صرف خود زندہ اور قائم رہتے بلکہ ان کی روشنی اور نور نے ہزاروں، لاکھوں سعید الفطرت روحوں کو منور اور تابندہ کر دیا۔

اس کا سب سے عظیم اور عدیم المثال مظاہرہ سرور کائنات فخر موجوداتؐ سیدنا و امامنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے مبارک زمانہ میں ہمیں نظر آتا ہے۔ جبکہ مخالفین نے توحید کی زندگی بخش آواز کو دبانے کے لئے اور اسلام کے روح پرور آخری آسمانی پیغام کو بزعم خود مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ کوئی تدبیر ایسی نہ چھوڑی جو ان کے ذہنوں میں آسکتی تھی اور اسے بروئے کار نہ لایا گیا۔ لیکن اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ اسلام کی آواز دنیا میں پھیلتی چلی گئی اور توحید کا زندگی بخش پیغام ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک پوری دنیا پر محیط ہو گیا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اور حضورؐ کے پاکباز اور مقدس صحابہ رضؓ نے مشکلات و مصائب اور ابتلاؤں کو برداشت کرنے کا وہ عدیم المثال نمونہ دکھایا جسے دیکھ کر بے اختیار کہنا پڑتا ہے کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَصْحَابِہٖ۔

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس عظیم نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"چونکہ مسلمان اسلام کے ابتدائی زمانہ میں تھوڑے تھے اس لئے ان کے مخالفوں نے باعث اس تکبر کے جو فطرتاً ایسے فرقوں کے دل اور دماغ میں جاگزیں ہوتا ہے جو اپنے تئیں دولت میں، مال میں، کثرتِ جماعت میں، عزت میں، مرتبہ میں دوسرے فرقہ سے برتر خیال کرتے ہیں اس وقت کے مسلمانوں یعنی صحابہؓ سے سخت دشمنی کا برتاؤ کیا، وہ نہیں چاہتے تھے کہ آسمانی پودا زمین پر قائم ہو۔ بلکہ وہ اُن راستبازوں کے ہلاک کرنے کے لئے اپنے ناخنوں تک زور لگا رہے تھے اور کوئی دقیقہ آزار رسانی کا اٹھا نہیں رکھا تھا۔ .... نہایت جابرانہ اور ظالمانہ کارروائیاں اُن سے ظہور میں آئیں۔ ..... نہایت بے رحمی کی طرز سے خدا کے وفادار بندے اور نوعِ انسان کے فخر اُن شریر درندوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور یتیم بچے اور عاجز اور مسکین عورتیں کوچوں اور گلیوں میں ذبح کئے گئے۔ ... اُن کے خونوں سے کوچے سُرخ ہو گئے پر انہوں نے دم نہ مارا۔ ... خدا کے پاک اور مقدس رسولؐ کو جس پر زمین اور آسمان سے بے شمار سلام ہیں بارہا پتھر مار مار کر خون سے آلودہ کیا مگر اس صدق اور استقامت کے پہاڑ نے ان تمام آزاروں کو دلی انشراح اور محبت سے برداشت کیا۔"

(رسالہ جہاد صفحہ ۳، ۴)

ایک اور جگہ صحابہ کرامؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہمارے ہادی اکملؐ کے صحابہؓ نے اپنے خدا اور رسولؐ کے لئے کیا کیا جاں نثاریاں کیں، جلاوطن ہوئے، ظلم اُٹھائے، طرح طرح کے مصائب برداشت کئے، جانیں دیں لیکن صدق و وفا کے ساتھ قدم مارتے ہی گئے۔ پس وہ کیا بات تھی جس نے انہیں ایسا جاں نثار بنا دیا؟ وہ سچی الٰہی محبت کا جوش تھا جس کی شعاع ان کے دل میں پڑ چکی تھی۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۲)

"آپ کے اصحاب بھی اسی اصول کے پابند رہے اور جیسا کہ اُن کو حکم دیا گیا تھا کہ دکھ اُٹھاؤ اور صبر کرو۔ ایسا ہی انہوں نے صدق اور صبر دکھایا۔ وہ پیروں کے نیچے کچلے گئے، انہوں نے دم نہ مارا۔ اُن کے بچے اُن کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے، وہ آگ اور پانی کے ذریعہ سے عذاب دیئے گئے مگر وہ شر کے مقابلہ میں ایسے باز رہے کہ گویا وہ شیر خوار بچے ہیں۔"

(رسالہ جہاد صفحہ ۹، ۱۰)

مگر ان سب انسانیت سوز مظالم کو خدا کے حکم سے صبر و تحمل سے برداشت کرنے کا آخر نتیجہ کیا ہوا؟ یہ کہ:-

"ہمارے سیّد و مولیٰ اور ہمارے محترم آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ...... اقبال اور عزت اور خدا کی مدد اور نصرت ملی وہ کسی اور نبی کو حاصل نہیں ہوئی۔ آپ ایسے وقت میں آئے جو دنیا شرک اور بت پرستی سے بھری ہوئی تھی (مگر) ...... تھوڑے ہی دنوں میں وہ جزیرۂ عرب جو بجز بت پرستی کے اور کچھ بھی نہیں جانتا تھا ایک سمندر کی طرح خدا کی توحید سے بھر گیا۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۷ تا ۱۰)

یہ روحانی انقلاب عظیم نتیجہ تھا حقیقی ایمان کے اس عظیم نور کا جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ظاہر کیا اور جس نے حضور کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قلوب کو درخشاں کر دیا تھا۔ خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک ایمان کی اس دولت سے حصہ لے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور حضورؐ کے نقشِ قدم پر چلنے اور حضورؐ کے نور سے فیض یاب ہونے کا لازمی نتیجہ ہے۔

دامنِ حق نہ چھوٹنے پائے

دل کسی کا نہ ٹوٹنے پائے ۔۔۔ تجھ سے کوئی نہ روٹھنے پائے
جس کا دامن پکڑ سمجھ کے پکڑ ۔۔۔ تا کبھی پھر نہ چھوٹنے پائے
جوڑ رشتہ کہیں تو ایسا جوڑ ۔۔۔ عمر بھر جو نہ ٹوٹنے پائے
دین و ایمان ہے بڑی دولت ۔۔۔ اُسکو شیطاں نہ لوٹنے پائے
سعیِ شیطاں ہے یہ کہ دل سے ترے ۔۔۔ نورِ ایماں نہ پھوٹنے پائے
عُسر ہو یُسر ہو کہ خوف و رجا ۔۔۔ دامنِ حق نہ چھوٹنے پائے

جان جائے تو جائے پر تجھ سے
تیرا خالق نہ روٹھنے پائے

(محمد صدیق امرتسری ایم اے
سابق مبلغ مغربی افریقہ و جزائر فجی)

ظہورِ مہدی اور نواب سید صدیق حسن خاں

سلطان احمد پیرکوٹی

سرزمین پاک و ہند ابتداء ہی سے
مذاہب کی آماجگاہ رہی ہے۔ ہندومت
کی اس سرزمین میں ابتداء ہوئی۔ وہ
اسی سرزمین میں پروان چڑھا اور اب
اس کی آبادی کی اکثریت اسی مذہب
کی پیرو ہے۔ حضرت بدھ علیہ السلام نے
اسی سرزمین میں جنم لیا اور بعد بعثت
اسی سرزمین میں اصلاح و ارشاد کا
کام کرتے رہے۔ آپ کی وفات کے بعد
وہ ملک تھا جس میں آپ کی تعلیم کا
اس قدر رواج ہوا کہ ایک زمانہ میں بدھ مت
سرکاری مذہب ہو گیا اور برصغیر میں جنوب
سے لیکر شمال تک اور مشرق سے لیکر مغرب
تک اس کے آثار اور یادگاریں پائی جاتی ہیں
حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو یہود نے
خبث باطن کی وجہ سے صلیب پر چڑھایا
لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو صلیب کی لعنتی
موت سے بچا لیا۔ صلیب کی موت سے
نجات پانے کے بعد بادشاہ خداوند آپ
اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کی تلاش
میں روانہ ہوئے تو آپ ایران اور افغانستان
کے راستہ اسی برصغیر کے خطہ کشمیر میں
پہنچے آپ نے ملک ہند (برصغیر پاک و بھارت)
میں اپنا پیغام پہنچایا۔ برصغیر پاک و بھارت
کے باشندے آپ سے براہ راست فیض یاب
ہوئے۔ اور اس طرح عیسائیت نے بھی اپنے
اوائل زمانہ ہی میں اس برصغیر میں اپنی جگہ
بنالی اور جب کمپنی سرکار اس ملک میں برسر اقتدار
آئی تو یہاں متعدد عیسائی مشن قائم ہو
گئے۔ جن کی وجہ سے ایک بڑی تعداد اس
کے باشندوں کی عیسائیت کی آغوش میں
چلی گئی۔

اسلام بھی اپنے ظہور کے تھوڑا ہی
عرصہ بعد اس برصغیر میں داخل ہوا۔ گو
اسلام کے ظہور سے قبل ہی عربوں کے اس علاقہ
سے تجارتی تعلقات تھے۔ لیکن ظہور اسلام
کے بعد ان کی سیاسی مجلسی اور اقتصادی سرگرمیاں
تیز ہو گئیں اور انہوں نے تبلیغ اسلام میں
کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ حضرت عمر
بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے
زمانہ میں سنہ ۱۳ھ میں حضرت مغیرہ اس
سرزمین میں داخل ہوئے اور سندھ تک
پہنچے۔ سنہ ۴۵ھ میں مہلب بن ابی صفرہ
ملتان تک آئے اور فتوحات حاصل
کیں۔ سنہ ۷۶ھ میں خلیفہ عبدالملک بن
مروان کے زمانہ میں عبدالرحمان بن محمد
الاشعث ہند آئے۔ پھر مشہور اسلامی
جرنیل محمد بن قاسم الثقفی نے سنہ ۹۰ھ
میں اس برصغیر پر چڑھائی کی اور سندھ
کا علاقہ فتح کیا غرض اسلام بھی اپنے
اوائل زمانہ میں ہی ملک ہند (برصغیر
پاک و بھارت) میں داخل ہوا اور صحابہ
کرام کی ایک تعداد اس علاقہ میں تبلیغ
کے لئے آئی۔ پھر اولیائے کرام اور صوفیائے
عظام کی کوششوں کے نتیجہ میں ملک کے
ہر حصہ میں اسلام پھیلا اور ایک بڑی تعداد
لوگوں کی اسلام میں داخل ہوتی اور
اسلام اس علاقہ کا دوسرا بڑا مذہب
بن گیا۔ ہندی علماء میں سے ایک بڑی
تعداد نے بھی اسلام کی نمایاں قلمی و ثقافتی
خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان کا پیدا کردہ
لٹریچر اسلامی لٹریچر میں نمایاں حیثیت
کا حامل ہے۔

(۲)

بعض ہندی علماء نے اسلام کی قلمی
خدمات نمایاں طور پر سرانجام دی ہیں
ان میں نواب سید صدیق حسن خان قنوجی
کو جو اہل حدیث کے مکتبہ فکر سے
تعلق رکھتے تھے بلند مقام حاصل ہے
آپ کی کنیت ابوالطیب تھی۔ انسائیکلو
پیڈیا آف اسلام کے مطابق آپ بریلی
(یوپی بھارت) میں ۱۹ جمادی الاولیٰ
سنہ ۱۲۴۸ھ مطابق ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۸۳۲ء
بروز اتوار سید اولاد حسن آف قنوج کے
ہاں پیدا ہوئے آپ ان کے سب سے
چھوٹے لڑکے تھے آپ حضرت جلال الدین
جہانیاں جہاں گشت کی اولاد سے تھے
آپ کے جد امجد سید جلال کلسرخ سنہ ۶۵۳ھ
مطابق سنہ ۱۲۵۵ء میں بخارا سے ہندوستان
آئے۔ نواب سید صدیق حسن خان نے
تعلیم زیادہ تر دہلی میں حاصل کی۔ نوجوانی
کی عمر میں بھوپال کی سول سروس میں
شامل ہوئے ترقی کرتے کرتے بھوپال کے
جملہ مدارس کے مہتمم مقرر ہوئے۔
پھر مہتمم دارالانشاء کے عہدہ پر آپ
کا تقرر ہوا۔ پھر اور ترقی کی تو وزارت
و نیابت پر مامور ہوئے سنہ ۱۸۶۰ء میں
آپ کی پہلی شادی وزیر بھوپال
جمال الدین خان کی صاحبزادی سے
ہوئی۔ سنہ ۱۸۷۱ء میں ملکہ بھوپال آنجہانی
شاہ جہاں بیگم سے آپ کا عقد ثانی
ہوا جس کے بعد آپ نے براہ راست
بھوپال کے نظم و نسق میں حصہ لیا۔ آپ کو
سرکار انگلشیہ کی طرف سے نواب والا
جاہ امیر الملک بہادر کا خطاب ملا۔ ۱۷
فروری سنہ ۱۸۹۰ء کو بھوپال میں وفات پائی
اور وہیں مدفون ہوئے۔

(۳)

نواب سید صدیق حسن خان نے اسلام کی
بہت بڑی علمی خدمت کی ہے۔ آپ نے
عربی فارسی اور اردو میں ایک بہت بڑی
تعداد میں کتب تصنیف کیں اور عربی
اور اسلامی علوم میں اضافہ کا موجب ہوئے
ناثر صدیقی کے مطابق آپ کی تصانیف کی
تعداد ۲۲۲ ہے جن میں سے ۷۵ عربی میں
۵۴ فارسی میں اور ۱۰۳ اردو میں ہیں۔
۲۵ کتب زیور طباعت سے آراستہ نہ ہو
سکیں۔ ترجمان القرآن بلطائف البیان
کے نام سے متعدد جلدوں پر مشتمل آپ نے
تفسیر القرآن بھی لکھی۔
آپ کی علمی خدمات کی وجہ سے
آپ کو امام المفسرین۔ حجۃ اللہ علی العلمین
عالم ربانی۔ مقبول بارگاہ۔ صمدانی ریحانہ
بوستان بلاغت مجتہد صحیح النظر وغیرہا
ناموں سے یاد کیا گیا۔ ایک گروہ اہل حدیث
کے نزدیک آپ تیرھویں صدی کے مجدد
تھے۔ چنانچہ تفسیر ترجمان القرآن
بلطائف البیان [illegible] پر آپ کے
نام کے ساتھ جو القاب لکھے گئے ہیں ان
میں سے ایک "مجدد الدین" بھی ہے۔ آپ کی
کتاب "حجج الکرامہ فی آثار القیامہ" کے
آخر میں "تاریخ ختم الکتاب" کے عنوان سے
منشی احمد علی صاحب کا ایک قصیدہ بزبان
فارسی درج ہے۔ جس کا ایک شعر یہ ہے

مجدد در علوم ملت حق
مدون بہر آثار در سالات

اسی کتاب پر آپ کا خانہ اللطیف مولوی عبدالرشید
مدرس ملازم ریاست بھوپال نے لکھا ہے
انہوں نے آپ کے نام کے ساتھ دیگر القابات کے
"سلطان" "مجدد المائتہ الثالث عشرۃ" (تیرھویں صدی
کے مجدد) کے لقب کا اضافہ کیا ہے۔ مشہور عالم
اہل حدیث مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی
مدیر اشاعت السنہ بھی آپ کو تیرھویں صدی
کا مجدد قرار دیتے تھے۔ ملاحظہ ہو اشاعت
السنہ جلد ۹ [illegible]

(۴)

آپ کی تصنیفات میں "حجج الکرامہ
فی آثار القیامہ" ایک مشہور کتاب ہے۔ جو
سنہ ۱۸۹۰ء میں بزبان فارسی آپ نے تالیف
کی اور سنہ ۱۸۹۱ء میں یہ زیور طباعت سے آراستہ
ہوئی۔ قریباً پانچ سو صفحات (سائز
۲۰×۳۰/۸) پر مشتمل اس کتاب میں آپ نے ان
تمام اشراط ساعۃ۔ قیامت کی علامات
کبریٰ و صغریٰ۔ امارات و علامات مہدی کو جو کتب
احادیث اور دیگر کتب و رسائل میں بکھری
حالت میں محفوظ تھیں۔ جمع کر دیا ہے۔ آپ نے
صرف روایات کو ہی جمع نہیں کیا۔ بلکہ ان پر
جرح و قدح بھی کی ہے۔ اور تصحیح روایات و تحقیق
روایات ... میں حتی الوسع پوری
کوشش کی ہے اور ان تمام روایات درج
کرنے کے بعد اپنی رائے اور خیال کا اظہار بھی کیا
ہے۔ پھر مہدی کے ظہور کی تاریخ اور وقت کا
بھی تعیین کیا ہے۔ یہ کتاب ایک مستند تالیف
ہے اور اس کی موجودگی میں دوسری کتب کے
تفحص اور تلاش کی ضرورت باقی نہیں رہتی
اور اس کے مطالعہ کے بعد انسان بلا ریب
اس بات پر یقین کر لیتا ہے کہ فی الواقعہ چودھویں
صدی کے سر پر اس صدی کے مجدد اور امام
مہدی نے ظہور پذیر ہونا تھا۔

(۵)

امام مہدی کے ظہور کا زمانہ آپ نے
تیرھویں صدی کا آخر یا چودھویں صدی کا
سر تجویز کیا ہے اور آپ کا یہ تعیین وقت
محض اپنی رائے سے نہیں بلکہ روایات
بزرگان سلف کے نتیجہ کے طور پر ہے۔ آپ
عمر دنیا کے تعیین اور تشخیص کے متعلق روایات
درج کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:-

"گو ہم حاصل دیں قول الست
کہ مدت دنیا ہفت ہزار سال است
و بعثت آنحضرت صلعم مثلاً در اول
مائہ سادس از الف سادس شدہ
پس باقی از زمان آنحضرت تا قیام
ساعت یک ہزار و پانصد سال
باشد و بجملہ آن قریب سیزدہ
صد سال تا امروز گذشتہ و باقی
نماند مگر دو صد سال است و اوائل ہمیں
اشراط کبریٰ بظہور آید و مقدمہ ای
اشراط ظہور مہدی است پس توان گفت کہ دیگر [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ از مائتہ ثالث عشر باقی
است ظہور کند یا بر سر صد
چہار دہم -

(حجج الکرامہ ص)

یعنی میں کہتا ہوں کہ ان اقوال کا ماحصل مطلب یہ ہے کہ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے اگر بعثت نبوی چھٹے ہزار کے چھ سو دس سال کے پہلے حصہ میں قرار دی جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے قیام ساعت تک ایک ہزار پانچ سو سال باقی رہتے ہیں ان میں سے آج تک تیرہ سو سال گذر چکے ہیں اور دو سو سال باقی ہیں پھر جملہ اشراط کبریٰ پوری ہوں گی اور ان اشراط کا مقدمہ ظہور مہدی ہے پس کہا جاسکتا ہے کہ تیرھویں صدی میں سے جو دس سال باقی ہیں ان میں امام مہدی کا ظہور ہوگا یا چودھویں صدی کے سر پر -

ایک اور جگہ لکھتے ہیں -

"پس خروج مہدی بر سر این صد
احتمال قوی دارد بلکہ قبل
مائتہ زیبا کہ خروج دجال
در عہد خلافت وی شود
و وی بر سر صد بیرون آید
و بجنگ کفار خر کند تا صدہم
و فوت نشود از وی این
مائتہ قطعاً"

(ایضاً ص۱۵)

یعنی قوی احتمال ہے کہ خروج مہدی اس صدی (تیرھویں صدی) کے آخر میں ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ دوسری صدی تک تاخیر ہو جائے اگرچہ صدی مہدی کے ظہور کے بغیر قطعاً نہیں گذرے گی - نیز فرماتے ہیں :-

"بنا بر جواز انتقاص آیات
بعض آیات کبریٰ ہمچو دابۃ
الارض و طلوع شمس از مغرب
و ہدم کعبہ و خروج نار از عدن
و نحو آں در یہ ہر تقدیر ظہور
مہدی بر سر صد آئندہ احتمال
قوی ظاہر دارد" (ایضاً ص۵۲)

یعنی بوجہ اس کے کہ بعض آیات آیات کبریٰ سے انتقاص رکھتی ہیں مثلاً دابۃ الارض کا خروج مغرب سے سورج کا طلوع - کعبۃ اللہ کا گرایا جانا - عدن سے آگ کا نکلنا وغیرہ بہرحال آئندہ صدی یعنی چودھویں صدی کے سر پر ظہور مہدی کا قوی احتمال ظاہر ہے -

"بالاجمال این قدر ہے توان
گفت کہ زمانہ ظاہر منتظر
قریب الحصول و مرجو القرب
سنت الٰہیہ ہر آئندہ نزدیک
و ہر فائت بعید مے باشد
و وقوع امارات صغریٰ
بجمیعہا و تغییر عظیم عالم
و دول عالم و ضعف نام اسلام
و رفع علم و شیوع جہل
و کثرت فسق و فجور و بغض
و حسد و حب شدید مال
و فقر ہمت در تحصیل اسباب
معاش و ذہول کلی از دار
آخرت و دنیا و کامل دنیا
بر اخروی امارات جلیہ و
علامات بینہ قرب زمان
ظہور او ست"

(ایضاً ص۳۶۳)

یعنی مجملاً کہا جاسکتا ہے کہ مہدی کا زمانہ قریب ہے کیونکہ ہر آنے والا نزدیک اور ہر گذشتہ دور ہو رہا ہے تمام امارات و علامات صغریٰ وقوع پذیر ہو چکی ہیں - دنیا اور اہل دنیا میں انقلاب عظیم - اسلام کا ضعف تام رفع علم - جہالت کا پھیلنا - کثرت فسق و فجور اور بغض و حسد - مال سے شدید محبت - اسباب معاش کے حصول میں دون ہمتی - دار آخرت کو کلی طور پر بھلا دینا اور دنیا کو آخرت پر مکمل طور پر مقدم کر لینا یہ سب زمانہ مہدی کے قرب کی واضح اور کھلی کھلی علامات و امارات ہیں "

پھر ایک اور طریق سے آپ ظہور مہدی کے زمانہ کی تعیین فرماتے ہیں - آپ لکھتے ہیں - کہ میرا زمانہ ظہور مہدی کے زمانہ سے ملا ہوا ہے - اس کا ہم عنان ہے - اگر تعیین وقت صحیح طور پر نہ ہو سکے تو یہ ضرور ہے کہ ان کا زمانہ قریب تر ہے آپ تحریر فرماتے ہیں :-

"زمانہ من ان شاء اللہ تعالیٰ
ہم عنان زمانہ او ست
اگرچہ تعیین وقت صحیح
نشدہ اما لابد اقرب ست
.... از زمان وی و کالمعلوم
ان قریب -"

(ایضاً ص۳۶۵)

یعنی میرا زمانہ ان شاء اللہ ظہور مہدی کے زمانہ سے ہم عنان ہوگا - اور صحیح طور پر وقت کی تعیین نہ ہو سکے تب بھی ضرور ہے کہ ظہور مہدی کا زمانہ قریب تر ہے اور ہر جو آنیوالا ہے وہ قریب ہے -

(۶)

نواب صدیق حسن خان تحریر فرمایا ہے کہ مہدی کا ظہور مشرق سے ہوگا یعنی ان علاقوں میں مہدی کا ظہور ہوگا جو عرب سے مشرق میں واقع ہیں اور ان علاقوں میں ملک ہند بھی شامل ہے آپ نے بیان فرمایا ہے کہ امام مہدی کے ظہور کے زمانہ کی ایک بڑی علامت خروج دجال ہے اور چونکہ یہ عظیم فتنہ تھا جس نے امام مہدی کے زمانہ میں ظاہر ہونا تھا اس لئے اس کی عظمت کے پیش نظر آپ نے اپنی کتاب میں اس کے لئے ایک الگ باب باندھا ہے آپ نے روایات سابقہ کے حوالہ سے خروج دجال کا وقت مدت اور کیفیت بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے

"محل خروجش پس مشرق ست جزماً"
(ایضاً ۳۰۸)

یعنی یہ قطعی بات ہے کہ دجال کا خروج مشرق سے ہوگا -

اس لحاظ سے کہ جہاں فتنہ پیدا ہو وہیں مصلح کا وجود ضروری ہے اور متفقہ روایات میں امام مہدی کے ظہور کو بھی مشرق کی طرف منسوب کیا گیا ہے نواب صدیق حسن خان نے مشرق سے دجال کے خروج کی نسبت روایات کو درج کرنے کے بعد یہ تحریر کیا ہے کہ

"گذشتہ دانستی معلوم شد
مشرق چنانکہ محل فتن ست
ہم چناں محل صلاح و ایمان
نیز ہست پس ہر خائن و
ظاہر از طرف مشرق علی
الاطلاق صاحب فتنہ نمی
تواند شد -

(ایضاً ص۳۰۸)

یعنی گذشتہ مندرجہ روایات اور ان روایات سے جو بھی درج کی گئی ہیں یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ مشرق چونکہ محل فتن ہے اسلئے وہی صلاح و ایمان کے لئے بھی موزوں جگہ ہے پس خروج فتنہ دجال اور ظہور مہدی دونوں کی جگہ مشرق ہے پھر آپ نے مشرق کی تعریف کرتے ہوئے تحریر فرمایا :-

"گو ہم لفظ مشرق در
احادیث مطلق
آمدہ و آں شامل جملہ
بلاد مشرقیہ ست و نجد و
فارس منجملہ اوست و
مملکت ہند نیز در مشرق
واقع شدہ و تا امان نبوت
درین مملکت ہمہ کفار بودند
یعنی ہنود"

(ایضاً ص۳۱۰)

میں کہتا ہوں کہ لفظ مشرق ان روایات میں مطلق طور پر آیا ہے اس میں جملہ بلاد مشرقیہ شامل ہیں - نجد اور فارس بھی اس میں شامل ہیں اور مملکت ہند بھی مشرق میں واقع ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس ملک میں سب کفار یعنی ہنود ہی بستے تھے -

(۷)

نواب صدیق حسن خان نے اپنی کتاب حجج الکرامہ میں اس بات کی بھی تصریح فرمائی ہے کہ امام مہدی ہی چودھویں صدی کے مجدد ہوں گے چنانچہ آپ نے اپنی کتاب میں ابو داؤد کی حدیث مجدد دین کو درج کرکے تحریر فرمایا ہے -

"وقد اتفق الحفاظ علی تصحیح
ھذا الحدیث منہم الحاکم فی المستدرک
والبیہقی فی المدخل وممن نص
علی صحتہ من المتاخرین الحافظ
ابن حجر یعنی بعث سنۃ خدا تعالیٰ
برائے این امت بر سر ہر صد
سال کسیکہ تازہ میکند برائے
امت دین او را ....
و مراد تجدید دین احیاء عمل
بکتاب و سنت" (ص۱۳۳)

یعنی حفاظ حدیث اس امر پر متفق ہیں کہ یہ حدیث صحت کی حد کو پہنچی ہوئی ہے ان میں سے حاکم اور بیہقی بھی ہیں جنہوں نے علی الترتیب اپنی کتابوں مستدرک اور مدخل میں اس کی صحت کا ذکر کیا اور جن متاخرین نے اس حدیث کی صحت پر اتفاق کیا ہے ان میں سے حافظ ابن حجر (السیوطی) بھی ہیں اور اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ دین اسلام کو ملت اسلامیہ کے لئے تازہ کرنے کے لئے ہر صدی کے سر پر اپنا ایک فرستادہ بھیجے گا اور تجدید دین سے مراد عمل بکتاب و سنت کا احیاء ہے - اسکے بعد آپ نے تحریر فرمایا ہے

"بر سر مائتہ چہار دہم کہ دہ سال کامل
آں را باقی ست اگر ظہور مہدی علیہ
السلام و نزول عیسیٰ صورت گرفت پس
ایشاں مجدد و مجتہد باشند" (ص۱۳۹)

یعنی اگر چودھویں صدی کے سر پر کہ جس میں ابھی دس سال باقی ہیں مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوگئے تو وہ مجدد و مجتہد ہونگے نیز فرمایا :-

"اخبار دریں باب وارد است کہ امت بعد نبی مجدد دین
و سنت اللہ برآں جاری شدہ کہ ہر مجدد دین بر سر صد
بیرون آید پس ظہور مہدی ہم بر سر مائتہ خواہد بود
نہ در وسط مائتہ و پایان او" (ص۳۹۴)

اس بارہ میں احادیث وارد ہوئی ہیں اور وہ اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ امام مہدی مجدد دین ہوگا اور سنت اللہ اس طور پر جاری ہے کہ مجدد کا ظہور ہر صدی کے سر پر ہوتا ہے پس ظہور مہدی صدی کے سر پر ہونا چاہیے نہ اس کے وسط یا آخر میں

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۳)

مسل نمبر ۲۲۱۵۹

میں مریم بیگم زوجہ عبدالرحمن صاحب قوم سدھو پیشہ خانہ داری عمر اندازاً ۶۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۲½ تولہ مالیتی ۱۲۰۰/- روپے

۲۔ حق مہر ۵۰۰/- روپے وصول ہو کر مندرجہ بالا زیور بنانے پر خرچ کر لیا ہوا ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری آمد کوئی نہیں۔ میں تازیست ایک روپیہ ماہوار حصہ آمد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ مریم بی بی زوجہ مستری عبدالرحمن صاحب گنج مغلپورہ لاہور۔ سوکار نو بازار۔

گواہ شد۔ نذیر احمد ولد دیوان علی صاحب مکان نمبر ۴۳ رام گڑھ کالونی مغلپورہ لاہور

گواہ شد۔ ملک مظفر احمد ولد حضرت ڈاکٹر ظفر حسین صاحب مغلپورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۱۶۰

میں شیخ خورشید حسین ولد شیخ عبدالرحمن صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۵۱ سال بیعت ۱۹۴۴ء ساکن اسلام آباد ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۴/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۳۰۰/- روپے ہے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد شیخ خورشید حسین E 11/6 4/6/F اسلام آباد ضلع راولپنڈی۔

گواہ شد۔ عبدالحق ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد E-627/6 - جی ۶ ضلع راولپنڈی۔

گواہ شد۔ ضیاء الحق ولد سراج الدین صاحب مرحوم 4-6-F، 9/3-F اسلام آباد ضلع راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۲۱۶۱

میں مسعودہ بیگم زوجہ رشید احمد خان صاحب قوم انصاری پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن باٹا پور کالونی ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک مکان محلہ دار العلوم شرقی ۵/۶۰ مالیتی ۴۵۰۰/- روپے۔ یہ مکان مجھے حق مہر کے عوض میں ملا ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ مسعودہ بیگم کوارٹر 65/D باٹا پور کالونی لاہور۔

گواہ شد۔ رشید احمد ولد دیانت خان صاحب 65/D باٹا پور لاہور۔

گواہ شد۔ محمد اختر خان ولد مہر علی خان صاحب مرحوم بلاک 24/E باٹا پور لاہور

مسل نمبر ۲۲۱۶۳

میں خورشید بیگم زوجہ چوہدری بدر دین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کنری پاک ضلع تھرپارکر سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۴ تولے مالیتی ۲۸۰۰/- روپے

۲۔ حق مہر وصول شدہ ۳۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۵/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ از پسر ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ خورشید بیگم کنری پاک ضلع تھرپارکر سندھ معرفت خلیل احمد صاحب کمیشن ایجنٹ غلہ منڈی کنری۔

گواہ شد۔ خلیل احمد پسر موصیہ کمیشن ایجنٹ غلہ منڈی کنری پاک ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد۔ محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر سندھ۔

(باقی)

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ماہ اگست

ماہ اگست ۱۹۷۵ء کا تشحیذ الاذہان اپنی مقررہ تاریخ (یکم اگست) کو پوسٹ نہیں ہو سکا ادارہ اس پر معذرت خواہ ہے۔

رسالہ مورخہ ۷ اگست کو حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے۔ خریداران اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

۲۔ اس ماہ کے تشحیذ میں صفحات کے غلط چھپنے کی وجہ سے ہو سکتا ہے کوئی صفحہ آگے پیچھے ہو۔ خریداران سے درخواست ہے کہ اگر کوئی ایسی بات ہو تو دفتر ہذا کو لکھ کر دوسرا پرچہ منگوا لیں۔

(مینیجر تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

گمشدہ نقدی

خاکسار کے کم و بیش ۲۰ (بیس) روپے مورخہ ۴ اگست کو چندہ الفضل وصول کرتے ہوئے گم ہو گئے ہیں جن صاحب کو ملے ہوں خاکسار کو پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

(محمد مطیع اللہ شاہین پتہ دار الرحمت غربی۔ ربوہ)

نوٹس داخلہ

(۱) ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ملتان

میٹرک پاس اور مڈل پاس امیدوار ریڈیو، الیکٹرانکس اور دیگر امور کی ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے ۲۰/۸/۷۵ تک مذکورہ بالا سنٹر میں داخلہ کے لئے درخواستیں بھجوا سکتے ہیں۔ Ex-Servicemen اور Ex-Service men کے لڑکوں کے لئے ۲۵ فیصد نشستیں reserve ہیں۔

تفصیلی کوائف کے لئے ملاحظہ فرمائیں پاکستان ٹائمز ۲/۸/۷۵ صفحہ ۲ کالم ۶-۷)

(۲) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ریلوے روڈ لاہور

تین سالہ ڈپلومہ کورس کے سال اول میں داخلہ کے لئے مجوزہ فارموں پر ۱۶ اگست ۱۹۷۵ء تک سائنس ڈرائنگ والے میٹرک پاس امیدوار جن کی عمر یکم ستمبر ۱۹۷۵ء کو کم از کم پندرہ سال اور زیادہ سے زیادہ بیس سال ہو مختلف Technologies کے لئے درخواستیں بھجوا سکتے ہیں۔ تفصیلی کوائف کے لئے ملاحظہ فرمائیں نوائے وقت مورخہ ۳/۸/۷۵ صفحہ ۳۔

(ناظر تعلیم)

درخواست دعا

میری چھوٹی بہن عزیزہ امۃ الجمیل کافی عرصہ سے بیمار ہے اور باوجود کافی علاج کے آرام نہیں آرہا احباب سے اس کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (حمید اللہ کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

قائدین! چندہ اجتماع کی وصولی کی خاص کوشش کی ضرورت ہے۔ (مہتمم مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب کمیٹی شوریٰ ۱۹۷۵ء دربارہ بہشتی مقبرہ کے اراکین!

پہلا اجلاس ۳۱؍ اگست ۱۹۷۵ء کو منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے سب کمیٹی شوریٰ ۱۹۷۵ء دربارہ بہشتی مقبرہ کو آئندہ شوریٰ تک قائم اور جاری فرماتے ہوئے اس میں پانچ مزید اراکین کا اضافہ فرمایا ہے نیز شوریٰ کے ایجنڈا کے علاوہ اس سب کمیٹی کے ذمہ یہ کام بھی لگایا ہے کہ وہ سارے قواعد وصیت پر پوری طرح غور کر کے انہیں مرتب کرے۔ اب کمیٹی کے ارکان کے نام حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ مکرم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب لنڈن (صدر سب کمیٹی)
۲۔ " رشید احمد صاحب امریکہ (جائنٹ سیکرٹری)
۳۔ " مکرم میاں غلام احمد صاحب لائلپور
۴۔ " چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب اسلام آباد
۵۔ " ڈاکٹر رشید احمد صاحب لائلپور
۶۔ " کیپٹن سید افتخار احمد صاحب کراچی
۷۔ " خواجہ محمد شریف صاحب لاہور
۸۔ " محمد شریف صاحب ایم۔اے ڈسکہ
۹۔ " چوہدری بشیر احمد صاحب حیدرآباد
۱۰۔ " منور احمد صاحب ملتان
۱۱۔ " عزیز اللہ صاحب عارف والا
۱۲۔ " قریشی محمود الحسن صاحب سرگودھا
۱۳۔ " چوہدری غلام احمد صاحب بہاولپور
۱۴۔ " غلام مرتضیٰ صاحب نمائندہ تحریک جدید
۱۵۔ " شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائلپور (نائب صدر ۱)
۱۶۔ " مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا
۱۷۔ " خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ (نائب صدر ۲)
۱۸۔ " مجیب الرحمٰن صاحب بنگالی ایڈووکیٹ راولپنڈی
۱۹۔ " چوہدری صلاح الدین صاحب " ربوہ
۲۰۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری (سیکرٹری سب کمیٹی)

انشاء اللہ تعالیٰ اس سب کمیٹی کا پہلا اجلاس ۳۱؍ اگست ۱۹۷۵ء بروز اتوار ساڑھے نو بجے دن کمیٹی روم صدر انجمن احمدیہ میں ہوگا۔ جملہ ممبران سے درخواست ہے کہ وہ رسالہ الوصیت کو بغور دوبارہ مطالعہ فرما کر وقت مقررہ پر تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔ اراکین کو انفرادی طور پر بھی اطلاع بھجوائی جا رہی ہے۔
(خاکسار ابوالعطاء جالندھری سیکرٹری سب کمیٹی شوریٰ بہشتی مقبرہ)

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی طالبات کی نمایاں کامیابی

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے میٹرک کے امتحان میں مندرجہ ذیل طالبات نے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ ایک طالبہ نے سرگودھا بورڈ میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے اور باقی طالبات نے ۷۰۰ سے اوپر نمبر حاصل کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ کامیابی دینی اور دنیوی لحاظ سے برکت کا موجب بنائے۔ آمین

۱۔ سلامت مجید بنت چوہدری عبدالمجید صاحب ۷۶۳/۹۰۰
(سرگودھا بورڈ میں تیسری پوزیشن)
۲۔ زکیہ حمید بنت عبدالحمید صاحب جنجوعہ ربوہ ۷۳۹
۳۔ حمیرا کشور بنت چوہدری بشیر احمد صاحب ربوہ ۷۳۷
۴۔ منصورہ ملک بنت ملک محمد عبداللہ صاحب ربوہ ۷۳۵

مسعودہ بشیر
ہیڈ مسٹرس نصرت گرلز ہائی سکول
ربوہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ ۲۳؍ اگست کو ہوگا

امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۲۳؍ اگست بروز ہفتہ ۸ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا جس کے لئے میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ایف۔اے، بی۔اے اور ایم۔اے پاس طلباء کا بھی انٹرویو ہوگا۔ اس لئے ایسے طلباء جن کی تعلیم میٹرک پاس یا اس سے زیادہ ہے اور انہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں مقررہ وقت پر انٹرویو کے لئے تشریف لے آئیں۔ البتہ آنے سے پہلے دفتر وکالت دیوان کو اطلاع دیں تاکہ ان کو فارم وقف زندگی اور فارم داخلہ جامعہ احمدیہ پُر کرنے کے لئے بھجوایا جا سکے۔

نوٹ:۔ جن امیدواران کی درخواستیں موصول ہو چکی ہیں ان کو فارم داخلہ جامعہ احمدیہ پُر کرنے کے لئے ۱۷؍ اگست کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔
(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۔ میرے چچا محترم پیر منیر احمد صاحب اسسٹنٹ فوڈ کمشنر گجرات ۳؍ اگست ۱۹۷۵ء کو ۴۸ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جنازہ گجرات سے ربوہ لایا گیا۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ مرحوم نے اپنی یادگار بیوہ کے علاوہ تین لڑکیاں اور تین لڑکے چھوڑے ہیں۔ وفات دل کے حملہ کی وجہ سے ہوئی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ پاک انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ (ابرار احمد۔ لائلپور)

۲۔ میرے حقیقی چچا جان مکرم نورالدین صاحب جو کہ مکرم میاں احمد الدین صاحب بھیروی کے منجھلے فرزند تھے بعمر ۷۳ سال اپنے مکان واقعہ محلہ دارالیمن ربوہ پر مورخہ ۵؍۸؍۷۵ بقضائے الٰہی وفات پا کر اپنے آقائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ پیدائشی احمدی تھے اور تقریباً ۵۰ سال تک لگاتار و مسلسل سلسلہ کے کسی نہ کسی عہدہ پر فائز رہے اور سالہا سال تک جماعت احمدیہ ونہی ضلع سیالکوٹ کے صدر رہے۔ آپ کا جنازہ ۸؍۸؍۷۵ کو بعد نماز جمعہ احاطہ مسجد اقصیٰ میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھایا۔ آپ موصی تھے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ نے دعا کروائی۔

احباب جماعت سے ان کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے واسطے صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔
(محمد احسان الٰہی جنجوعہ ایڈووکیٹ چنیوٹ۔ حال باب الابواب ربوہ)

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے
میموریل فوٹو سروس
گولبازار۔ ربوہ

ولادت

میرے چھوٹے بھائی عزیزم کرامت حسین مختار حال کراچی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۲، ۲۳؍ جون ۱۹۷۵ء کی رات کو پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر دے اور خادم دین بنائے اور ہم سب کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے۔ آمین
(محمد حسین مختار زعیم حلقہ جہانگیر روڈ ویسٹ مجلس مارٹن روڈ۔ کراچی)